

دارالعلوم حقانیہ کی جانب سے امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کو اعزازی ڈگری پیش کی گئی

مجاہد اعظم امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد کی وفات حسرت یاں پورے عالم اسلام کیلئے ایک حادثہ فاجعہ سے کم نہیں تھا۔ راقم بھی کروڑوں مسلمانوں کی طرح اُن سے عقیدت و احترام کے رشتہ میں بندھا ہوا ہے۔ ان شاء اللہ اس طلسماتی شخصیت، عزیمت و جہاد اور مجاہدانہ کارناموں پر تفصیلی تعزیتی شدہ لکھنے کا ارادہ ہے۔ فی الحال دارالعلوم حقانیہ سے ملا محمد عمر مجاہد کو نئے والی اعزازی ڈگری پر راقم کا نومبر ۱۹۹۹ء کا ادارہ پیش خدمت ہے جو دارالعلوم کی تاریخ کا ایک اہم اور روشن باب ہے۔ (راشد الحق سیخ)

عالم اسلام کی ممتاز علمی، دینی، فکری اور جہادی درسگاہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ تقریب دستار بندی ۳ نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہوئی۔ اس موقع پر والد محترم مولانا سیخ الحق صاحب مدظلہ نے راقم کی تجویز پر تحریک طالبان کے قائد، روح رواں اور امارت اسلامیہ افغانستان کے امیر المؤمنین شمس الاسلام ملا محمد عمر مجاہد کو دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے اعزازی سند (Degree) دینے کا اعلان کیا اور آپ کو شمس الاسلام کا تاریخی لقب بھی دیا گیا۔ یہ اعزازی ڈگری آپ کی ملت مسلمہ کیلئے عظیم خدمات کے اعتراف میں دی گئی ہے۔ آپ نے جہاد افغانستان کے ثمرات اور لاکھوں شہداء کے خون کو ضائع ہونے سے نہ صرف بچایا بلکہ افغانستان اور عالم اسلام میں صدیوں بعد پہلی مکمل آزاد خود مختار اسلامی ریاست کی داغ بیل ڈالی اور خلافت اسلامیہ کا احیاء کیا اور عظیم ہیر و سامہ بن لادن کو تمام عالم کفر کی مخالفت کے باوجود نہ صرف محفوظ فرمایا بلکہ ان کی مکمل تائید و حمایت کی۔ آپ نے علماء، دینی مدارس، اسلامی قوتوں اور جہادی تنظیموں کی دستار کو آج شریا تک پہنچا دیا۔ آپ نے درویشی اور قلندرانہ شان بے نیازی سے امریکہ اور شیطانی قوتوں کا گزشتہ کئی برس انتہائی صبر اور استقامت سے مقابلہ کیا۔ ڈگری دینے کے موقع پر ہزاروں حاضرین نے خوشی سے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے۔ شہادۃً لعالیہ کی یہ اعزازی ڈگری افغانستان کے وزیر مذہبی امور مولانا محمد مسلم حقانی تو فصل جنرل مولانا نجیب اللہ اور جنگلی محاذوں کے عظیم کمانڈر صدر ابراہیم نے وصول کی۔ اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم کا شکر یہ ادا کیا۔ اس عظیم علمی ڈگری پر مہتمم دارالعلوم حقانیہ مولانا سیخ الحق صاحب کے علاوہ تمام اہم اساتذہ اور مشائخ کے دستخط جمع ہیں۔ یہ دارالعلوم حقانیہ کی پہلی اعزازی سند ہے جو گزشتہ ۵۳ سال میں کسی شخصیت کو پیش کی گئی ہو۔ دارالعلوم کے اس اقدام سے پاکستان، افغانستان اور عالم اسلام میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور علمی حلقوں نے اسے بہت سراہا ہے۔

